مولانا محمد اعظم صاحب

عیدالفطر

عیدالفطر کی ابتدا اور مقصد وقال اللہ تعالی " ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ماھداکم ولعلکم تشکرون" (البقرۃ ۱۸۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تم روزوں کی گنتی پوری کرو اور تم اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت بخشی اور چاہئے کہ تم ان کی نعمتوں کا شکریہ بجالاؤ۔

لفظ عید کا مفعوم

لفظ عید "عود" سے مشتق ہے جس کا معنی لوٹنا ہے۔ بار بار لوٹنے اور اس دن میں خوشی کے لوٹنے کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے یا بطور تفاؤل وشگون اس کا نام رکھا گیا ہے کہ خدا کرے کہ یہ ساعت ہمایوں بار بار آئے اور دلوں کو نشاط زندگی سے روشناس کرائے۔ عرب لوگ بطور تفاؤل لق دق صحرا اور جنگل سے اسکی ہلاکت آفرینیوں اور وحشت روانیوں کی وجہ سے مہلک کہنا چاہئے وہ اسے مفازہ کہتے ہیں۔

لفظ مفازہ کامیابی و کامرانی کے معنی میں آیا ہے۔ اسی طرح جسے سانپ کاٹے یا ڈسے اس کے لئے سلم کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور کوئی گروہ وطن چھوڑ کر سفر کے لئے روانہ ہو اسے قافلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ اس کا حقیقی معنی واپس لوٹنے والے کے ہیں۔ روانہ ہونے والے اور جانیوالے کے نہیں۔ یہ تمام شگون وتفاؤل کی بنا پر ہے۔

(عون المعبود ص ۱۴۱ ج۔ ا' غیہ ص ۱۸ ۔تحفۃ الاحوذی ص ۳۷۳ ج۔۱)

دارالعلوم اہلحدیث

بیاد حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

دارالعلوم اہلحدیث علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق وجود میں آیا ہے

۱۔ شعبہ جات حفظ و ناظرہ قرآن مجید
۲۔ میٹرک تک تعلیم
۳۔ عربی زبان و بول چال
۴۔ فہم حدیث

زیر سرپرستی
مولانا حکیم عبد الرحمن صاحب

داخلہ جاری ہے

منجانب انتظامیہ دارالعلوم اہلحدیث چونگی امرسدھو مین بازار نمبر ۲ '۱

عید کی ابتدا

جب آنحضرتؐ یثرب تشریف لائے تو آپؐ نے اس کا نام "طیبہ" اور "مدینہ الرسول" رکھا۔ آپؐ نے دیکھا کہ یہاں کے لوگ خوشی کے دو دن مناتے ہیں' آپؐ نے انصار سے پوچھا۔

ماھذا؟ قالوا کنا نلعب فیھما فی الجا ھلیتہ فقال رسول اللہ صلعم قد ابدلکم اللہ بھما خیرا منھما یوم الضحی ویوم الفطر (ابوداؤد' عن انس)

یہ کیا ہے' انہوں نے عرض کیا کہ ہم قبل از اسلام ان دنوں میں کھیلا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ان دونوں کا بہتر بدل دیدیا ہے اور وہ یوم الاضحی اور یوم الفطر ہیں۔

سبل السلام میں ہے۔**اشتھر فی السیر ان اول عید الفطر وانہ فی السنتہ الثانیتہ من الھجرۃ** (سبل السلام ج۲ ص ۸۳)

سب سے پہلے جو عید ہوئی وہ عید الفطر تھی اور یہ ۲ھ میں ہوئی۔ تاریخ ابن اثیر میں ہے۔

وفیھا امر النلس با خراج الذکاۃ قبل الفطر بیوم او بومین وفیھا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فصلی بھم صلاۃ العید و کان ذلک اول خرجتہ خرجھا (کامل ج ۲ ص ۳ع)

اسی ماہ لوگوں کو عید کی نماز سے ایک دن یا دو دن پہلے صدقہ الفطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی میں آنحضرتؐ عید گاہ کی طرف نکلے اور لوگوں کے ساتھ پہلی بار نماز عید ادا کی یہ ۲ھ کا واقعہ ہے۔ کیونکہ ۲ھ میں روزے فرض ہوئے تھے' اسی سال پہلی عید ادا فرمائی' قبل از اسلام عید "نو روز" "مہرجان" دو تہوار مناتے تھے۔

وھمایوم النحروز ویوم المھر جان۔

(عون المبعود ص۴۴۱ج۔۱)

نوروز اور مہرجان ایسے تہوار تھے جن میں سراسر لہو و لعب ہنسی کھیل رنگ رلیاں اور صرف تفریح ہوا کرتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یکسر ختم کر دیا اور مسلمانوں کے لئے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دن خوشی کے مقرر فرمائے اور خوشی و مسرت کے موقع پر عبادت "ذکر الہیٰ" کا التزام فرمایا یہ خصوصیت صرف اسلامی عیدوں کی ہے۔ جاہلیت کی عیدوں میں یہ چیزیں بالکل مفقود تھیں۔

پیر عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اربعۃ اعیاد لاربعۃ اقوام احدھا عید قوم ابراھیم قولہ عز و جل: فنظر نظرۃ فی النجوم فقال انی سقیم و ذلک ان قومہ خرجوا الی عیدھم الثانی فھو عید قوم موسی قولہ عز و جل: موعدکم یوم الزینۃ الثالث فھو عید عیسی و قومہ قولہ تعالی: اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا و اخرنا و ایۃ منک و اما العید الرابع فھو عید امۃ محمد صلی اللہ علیہ و سلم

(الغنیۃ للشیخ عبدالقادر جیلانی ص ۱۹، ۲۰، ۲۱ ج ۲ مطبوعہ مصر)

چار قوموں کی عیدیں ہیں۔ پہلی عید قوم ابراہیم علیہ السلام جس کا ذکر اس آیت "**فنظر نظرۃ فی النجوم**" الخ میں ہے دوسری عید قوم موسیٰ علیہ السلام کی ہے جس کا ذکر آیت "**موعدکم یوم الزینۃ**" تیسری عید قوم عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ جس کا ذکر آیت

"**اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا**"

میں۔ قرآن مجید میں صرف اس آیت میں لفظ عید آیا ہے اور کسی جگہ نہیں وارد ہوا۔ چوتھی عید امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

مقصد عید!!

عید کے تین اہم مقاصد ہیں جن کی تکمیل ضروری ہے۔

۱۔ اظہار تشکر ۲۔ تجمل و شکوہ ۳۔ انسانیت کا فطری تقاضا

اظہار تشکر

عید کے جشن مسرت کو جو دینی حیثیت حاصل ہے تو اس لئے کہ اس میں بھی شکر گزاری کا ایک پہلو موجود ہے کہ ایک روزہ دار جس نے پورا مہینہ بھوک، پیاس اس لئے برداشت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی و خوشنودی حاصل ہو گی اور عید کے دن یقیناً اسے خوشی ہو گی کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی اور واجب الاجر کی خوشخبری کا مستحق ٹھہرا۔ قرآن مجید نے اسی مقصد کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

"**ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم لعلکم تشکرون**"

تاکہ تم روزوں کی گنتی کو پورا کر لو اور تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو سیدھی راہ تم کو دکھائی ہے اس نعمت پر اس کی بڑائی بیان کرو اور تاکہ تم احسان مانو اور اس کے شکر گزار ہو۔

تجمل و شکوہ!

یعنی مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اس روز صاف ستھرے اور اجلے کپڑے پہنیں، اس روز نہا دھو کر عمدہ اور پاکیزہ لباس زیب تن کرنا مسنون ہے۔
اس طرح آنے جانے کا راستہ تبدیل کرنا۔ عورتوں کو ساتھ لے جانا قومی و ملی شکوہ و یگانگت کا اظہار ہے۔
"**ان اللہ جمیل یحب الجمال**" اللہ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور **تخلقوا باخلاق اللہ** کا تقاضا ہے کہ مسلمان صاف ستھری اور اجلی ثقافت کو اختیار کریں۔
اصل میں مسلمان کی ساری زندگی رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ اگر خشیت الٰہی سے رونا عبادت ہے تو شکر و امتنان کے جذبہ سے معمور ہو کر ہنسنا بھی اللہ کا بہت بڑا انعام ہے۔
"**انہ ھو اضحک و ابکی**" اور اسی کی ذات ہے جو ہنساتی اور رلاتی ہے، یعنی ہنسنا اور رونا دونوں من جانب اللہ ہیں۔

انسانیت کا فطری تقاضا!

جس طرح افراد کے لئے ایسے اوقات کی ضرورت ہے وہ دن کی بھی کوفت و تھکان کو دور کر سکیں اور نشاط کے لئے دو گھڑی ہنسی کھیل سے طبیعت کو از سرنو تیار کر سکیں اسی طرح قومی زندگی میں بھی ایسے تہواروں کی ضرورت ہے جو خوشی و مسرت کا موقع بہم پہنچائیں۔ چنانچہ اسلام جو دین فطرت ہے۔ اس نے انسانیت کی فطری تقاضا کو پورا فرمایا اور پوری قوم کو جشن مسرت منانے کی اجازت فرمائی۔

فضیلت عید الفطر!

عید الفطر کے دن ارشاد خداوندی ہے۔

یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی عملہ

اے میرے فرشتو! اس مزدور کو جس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے کیا بدلہ ملنا چاہئے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کو پوری پوری اجرت دی جائے پھر اللہ فرماتے ہیں

عبدی و امائی قضوا فریضتی علیھم ثم خرجوا یعجون الی الدعا وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لا جیبنھم فیقول قد غفرت لکم (مشکوۃ لیلتہ القدر)

اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے اپنا فرض ادا کیا اور اب وہ گڑگڑاتے ہوئے دعائیں مانگنے نکلے ہیں میری عزت و جلال اور بلند مرتبہ کی قسم میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ فرشتو! گواہ رہو میں نے ان تمام کو بخش دیا۔

مسائل عید!

۱۔ عید کے دن غسل مستحب ہے۔

۲۔ عید الفطر کی نماز کے لئے طاق کھجوریں کھا کر جانا سنت ہے۔

۳۔ راستہ میں تکبیر کہتا ہوا جائے اور واپس آئے۔

الفاظ تکبیر

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد

(دار قطنی)

اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے بندگی کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں اور اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اللہ ہی کے لئے تعریفیں ہیں۔ یا یہ تکبیر پڑھے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا (فتح الباری' سبل السلام)

۴۔ عید کی نماز کھلے میدان میں ادا کرنی چاہئے۔ آنحضرت نے صرف بارش کے موقع پر مسجد میں نماز عید ادا کی۔ عذر کی بنا پر مسجد میں پڑھ سکتے ہیں۔

۵۔ نماز کا وقت ایک نیزہ کے برابر سورج بلند ہونے پر ہے۔ (بخاری)

۶۔ عید کے لئے نئے کپڑے پہنے جائیں' اگر یہ میسر نہ ہوں تو دھلے ہوئے پہنے۔

۷۔ عید کے دن خوشبو استعمال کرنا سنت ہے۔

۸۔ نماز عید کے لئے عیدگاہ کی طرف پیدل جانا بہتر ہے۔

۹۔ آنحضرتؐ ایک راستہ سے جاتے تھے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لاتے اور راستہ میں تکبیرات کہتے۔

۱۰۔ عورتیں عیدگاہ میں ضرور جائیں' اگر عذر کی بنا پر کسی نے نماز نہ پڑھنی ہو پھر بھی جائے صرف خطبہ سن لے اور اجتماعی دعا میں شامل ہو جائے۔ عورتوں کو سادہ لباس میں جانا چاہئے بھڑکیلے لباس سے پرہیز کریں۔ خوشبو لگا کر نہ جائیں ورگرنہ نیکی برباد گناہ لازم۔

۱۱۔ عید کی نماز میں اذان و تکبیر نہیں۔ (مسلم)

۱۲۔ امام نماز کے بعد خطبہ دے۔ (بخاری' مسلم)

۱۳۔ عید کے دن نماز عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفلی نماز نہیں ہے۔

۱۴۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے۔

۱۵۔ اگر عید کی نماز رہ جائے تو دوسری نمازوں کی طرح پوری کی جا سکتی ہے۔ (بخاری)

۱۶۔ جسے ایک رکعت مل جائے وہ ایک اور پڑھ لے۔ (بخاری' مسلم)

۱۷۔ جسے نماز نہ ملے وہ اکیلا دو رکعت پڑھ لے۔ (بخاری)

۱۸۔ اگر کئی آدمی مل جائیں تو دوسری جماعت کر لیں (بخاری)

۱۹۔ عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو جمعہ کی نماز کی رخصت ہے۔ صرف ظہر پڑھ لے۔

۲۰۔ عید کے دن صحابہؓ آپس میں ملتے تو مندرجہ ذیل کلمات کہتے۔

تقبل اللہ منا و منک

یعنی اللہ ہم سے اور تم سے قبول فرمائے۔ (فتح الباری)

۲۱۔ تکبیرات عید میں رفع الیدین کرنا آنحضرتؐ سے مرفوع صحیح حدیث سے ثابت نہیں (عون المعبود)

۲۲۔ ابن عمرؓ ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے۔ (سبل السلام)

۲۳۔ جو دونوں عیدوں کی راتوں میں اخلاص اور نیک نیتی سے شب بیداری کرے گا اس کا

دل نہیں مرے گا جس دن اوروں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

۲۴۔ خطبہ کے لئے منبر نہ ہو۔ (مسلم)

۲۵۔ امام کے آگے سترہ ہونا چاہئے۔ (بخاری)

۲۶۔ عید کی نماز دو رکعت ہے۔ (مسلم)

۲۷۔ دونوں رکعتیں جہر سے پڑھے (مشکوۃ)

۲۸۔ آنحضرتؐ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں الغاشیہ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

اعلانات

۱۔ جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے براہ کرم وہ خود ہی ۶۰ روپے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں۔ بصورت دیگر ان کی طرف مجلّہ وی پی کر دیا جائے گا۔ جسے وصول کرنا ان کی اخلاقی ذمہ داری ہو گی۔

۲۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے افکار و حالات پر نذیر احمد سلفی صاحب چنیوٹ اور جناب وسیم اختر ملک صاحب کے مضامین آئندہ شمارے میں اشاعت ہوں گے۔

۳۔ فروری کا شمارہ والدہ محترمہ کی وفات کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا۔ قارئین کرام نوٹ فرما لیں۔ ماہ فروری کی تلافی مارچ کے شمارے میں کر دی گئی تھی۔

۴۔ جن حضرات نے والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی مکتوبات ارسال کئے ہیں۔ فرداً" فرداً" ان کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ میں ان سب حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو پریشانیوں سے دور رکھے اور ہمیں بھی۔